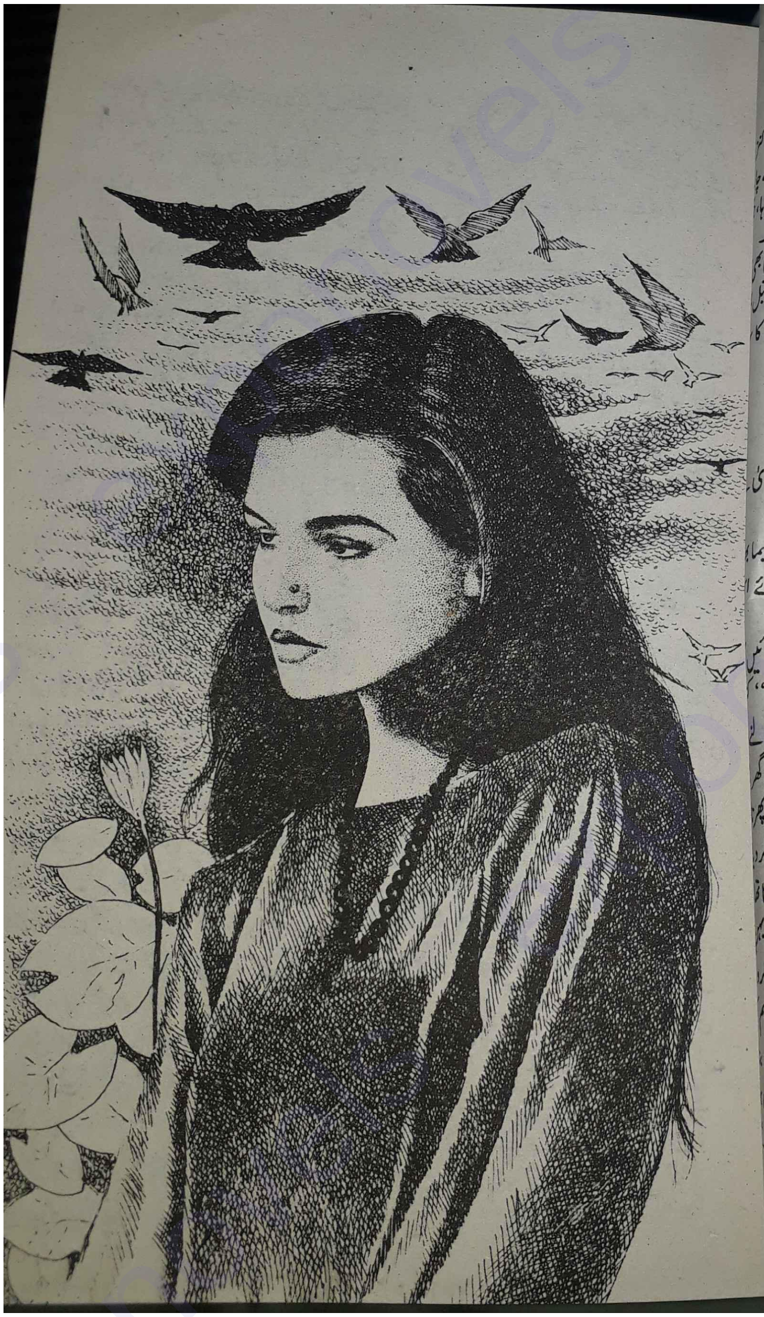

نرسنگے جھنائے

سباس گل

’’کیا حال ہے بجو؟‘‘ نمرہ نے کنزیٰ سے پوچھا جو اس سے تین سال بڑی تھیں اور میکے آئی ہوئی تھیں سب سے ملنے کے لئے۔

’’میرا حال چھوڑو تم اپنی بدحالی کی وجہ بتاؤ، تمہارا تو حال دیکھ کر مستقبل، بلکہ تاریک مستقبل کی پیشن گوئی کر سکتی ہوں میں۔‘‘ کنزیٰ نے بے مروتی اور بے رحمی سے جواب دیا۔

’’آئے ہائے کیسی باتیں کر رہی ہو کن
یہ بہن ہے تمہاری۔‘‘ سیما بھابھی نے اسے چ
کا کپ پکڑاتے ہوئے احساس دلانا چاہا،
نمرہ دکھی شکل بنائے ان کے پاس بیٹھی تھی۔

’’بہن ہے جبھی تو کہہ رہی ہوں بھابھ
یہ اپنے حال پہ رحم کرے تا کہ اس کا مستقبل
ہو سکے، وزن دیکھا ہے آپ نے اس کا

ناولٹ

پہلوان بنتی جا رہی ہے دن بدن۔‘‘ کنزیٰ
لحاظی سے کہا۔

’’خیر اب ایسا بھی نہیں ہے۔‘‘ سیما
نے نمرہ کی مسکین صورت دیکھتے ہوئے
حمایت میں کہا۔

’’ایسا ہی ہے بھابھی، آپ بتائیں
کرے گا اس موٹی بھینس سے شادی؟‘‘
زبان کی ایسی کڑوی تھی بنا تمیز لحاظ کے بولنے
خاص کر نمرہ کے معاملے میں، خود ایسے گھر
بیاہی گئی تھی جہاں شوہر بھی آگے پیچھے پھر
شادی کے پہلے سال بیٹا بھی اللہ نے عطا کر د
تو بس اس کا دماغ ساتویں آسمان پر رہا کرتا تھ

’’بھئی کنزیٰ اب اگر تم ہی اپنی سگی بہ
موٹی بھینس کہو گی اسے اس طرح شرمندہ کر
مذاق اڑاؤ گی اس کا تو پھر دوسروں سے ہم
توقع رکھ سکتے ہیں؟ اللہ نے نمرہ کا جوڑا بھی
ہی ہوگا نا، انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی جلد اپنے گھر کی
جائے گی، تم چائے پیو میں ذرا سالن دیکھ لوں۔

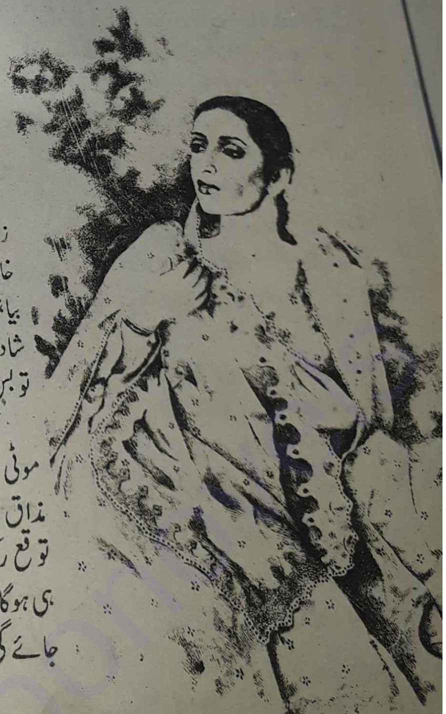

یسا بھابھی نے نرم مگر سنجیدہ لہجے میں اسے سمجھایا اور اٹھ کر چلی گئیں۔

"بھابھی بڑی حمایت کرنے لگی ہیں تمہاری بہت مامتا امنڈ رہی تھی ان کے لہجے سے تمہارے لئے۔" کنزیٰ نے نمرہ کو دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو وہ ذرا سا مسکرا کر بولی۔

"خدمت کرتی ہوں ان کی، ہاتھ بٹاتی ہوں گھر کے کاموں میں بچوں کو سنبھالتی ہوں اتنی مشقت کے بعد بھی وہ اگر آپ جیسا لہجہ اپنائیں گی میرے ساتھ تو مجھے دکھ ہوگا نا مگر شکر ہے وہ میرے موٹاپے پہ کچھ نہیں بولتیں۔"

"ظاہر ہے وہ کیوں بولیں گی، ان کے حصے کے کام جو تم کرتی ہو، مفت کی نوکرانی ملی ہوئی ہے انہیں تو وہ بھلا ایسی کام والی، خدمت گزار نند کے دل میں اپنے لئے برائی تھوڑی آنے دیں گی اور موٹاپے پر اگر کچھ نہیں کہتیں تو بھی اس میں ان کا ہی فائدہ ہے نا، تم دن بدن پھیلتی جاؤ گی لہٰذا تمہارا کوئی رشتہ ہی نہیں آئے گا اور جب رشتہ نہیں آئے گا تو شادی بھی نہیں ہوگی اور تم ایسی گھر میں رہو گی بھابھی اور ان کے بچوں کی خدمت گزار نوکرانی بن کر انہیں تو تمہارے یہاں رہنے سے آسانی اور آرام مل رہا ہے بھلا وہ کیوں اعتراض کرنے لگیں تمہارے موٹاپے پر۔" کنزیٰ نے صاف صاف کہہ ڈالا، اس کی باتیں نمرہ کو سچ محسوس ہو رہی تھیں مگر وہ بھی کیا کر سکتی تھی وہ ہر معاملے میں خود کو بے اختیار سمجھتی تھی، جیسے اس کی کوئی مرضی، خواہش اور اختیار ہے ہی نہیں۔

"امی اور خالہ حارث سے میری شادی کرنے کی بات کر رہی تھیں؟" اچانک نمرہ کے منہ سے نکل گیا۔

"ہونہہ حارث اور تم، کہاں وہ ہالی ووڈ کی ...ں کے ہیرو جیسا چارمنگ بوائے اور کہاں تم کسی پنڈ کی جٹی یا چوہدرائن جیسی موٹی ... خاتون، رہنے دو ایسے خواب مت سجاؤ آنکھوں میں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو۔" کنزیٰ نے ... کے نمرہ کی انسلٹ کرتے ہوئے کہا تو اس کا ... ٹوٹ کر رہ گیا۔

"بچو! وہ مجھے پیار سے دیکھتا ہے۔" ... نے یہ کہہ کر اپنا بھرم رکھنا چاہا۔

"ہاہاہا یقین کرو اس کی آنکھیں خراب ... ورنہ تمہیں تو کوئی غصے سے بھی نہ دیکھے پیار تو ... دور کی خوش فہمی ہے۔" کنزیٰ نے طنزیہ ہنسی ... کر کہا۔

"آپ ہمیشہ میرا دل خراب کرتی ہیں۔" ... روہانسی ہو کر بولی۔

"میں تو صرف حقیقت کا آئینہ دکھ... ہوں۔"

"جائیں میں نہیں بولتی آپ سے۔" ... بچوں کی طرح روٹھتے ہوئے بولی۔

"لو جی، آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئیں نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔" کنزیٰ نے نک... کھاتے ہوئے بے نیازی سے کہا تو وہ بھر... آواز میں پوچھنے لگی۔

"کسی کا دل دکھانے میں تنقید برائے تنقید کرنے میں، خامیاں نکالنے میں کون سی ... ہوتی ہے؟"

"اگر تم ان باتوں کو اصلاح کے نقطہ نظر سے سنو، سمجھو اور پرکھو تو میں تمہارے بھلے کو کہتی ہوں تم اپنی یہ خامیاں دور کر لو گی تو قابل قبول کہلاؤ گی ورنہ چھبیس کی تو تم ابھی سے ہو رہی ہو چھتیس کی ہونے میں کون سی دیر لگتی ہے؟" کنزیٰ نے بے مروتی کی انتہا کرتے ہوئے نمرہ کے جذبات کا احساس کیے بنا کہا، وہ اندر سے ٹوٹ سی گئی کنزیٰ کی باتوں سے۔

"آپ تو ہمیشہ بری فال ہی نکالا کریں، اللہ نے چاہا تو چھتیس کی ہونے تک میں دو چار بچوں کی مما کہلاؤں گی۔" نمرہ نے خوش گمانی میں گھر کر کہا تو وہ طنزیہ ہنس ہنس کر بولی۔

"وہ تو تم ابھی بھی کہلا سکتی ہو یہ جو تمہارا ڈیل ڈول اور حدود اربعہ ہے نا تم تو ویسے ہی چار پانچ بچوں کی اماں، مما دکھتی ہو۔"

"آپی!" وہ رونے والی ہو گئی۔

"ہائے، کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا زندگی میں؟" اسی وقت حارث وہاں آ گیا اور نمرہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"جی بس آپ ہی کی کمی تھی ورنہ آپ سے پہلے تو سب ٹھیک ہی جا رہا تھا۔" نمرہ نے تلخی سے جواب دیا۔

"کیا مطلب؟ میں نے آ کر سب کچھ اپ سیٹ کر دیا ہے کیا؟"

"لو ابھی بھی پوچھ رہے ہیں عقلمند کے لئے تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔" نمرہ نے چڑ کر کہا۔

"تو عقلمند کے لئے ہوتا ہے نا ہم تو یہاں تمہاری یعنی نمرہ فرقان کی بات کر رہے ہیں۔" حارث نے مذاقاً کہا اور ہنس دیا۔

"ہونہہ، میرے علاوہ تو یہاں سبھی عالم فاضل اور حسن و جمال کا پیکر ہیں اضافی خوبی یہ ہے کہ عقل کل اور حرف آخر بھی سمجھتے ہیں اپنے آپ کو۔" نمرہ نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ دونوں کھسیانے سے ہو کر بغلیں جھانکنے لگے۔

☆☆☆

فرقان اللہ اور عابدہ بیگم کا تعلق متوسط طبقے سے تھا، ان کے تین بچے تھے، بیٹا عمران اللہ، بیٹی کنزیٰ اور سب سے چھوٹی نمرہ فرقان تھی، فرقان اللہ سرکاری محکمے میں ملازم تھے، دو سال پہلے اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا تھا ان کا، انہوں نے اپنی زندگی میں بیٹے اور بڑی بیٹی کنزیٰ کی شادی ایک ساتھ کر دی تھی اور دادا نانا بننے کی خوشی بھی اللہ نے انہیں ان کی زندگی میں ہی دکھا دی تھی، وہ ان دونوں نمرہ کی شادی کے لئے فکر مند تھے، نمرہ ایم اے انگلش شاندار نمبروں سے پاس کرنے کے بعد گھر داری میں ہی مصروف ہو گئی تھی، عمران اللہ سرکاری کالج میں فزکس پڑھاتے تھے، شام میں گھر پر ٹیوشن بھی پڑھا رہے تھے ان کے تین بچے تھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا، بیٹا سب سے چھوٹا تھا ابھی ڈھائی سال کا تھا، بیٹیاں جڑواں پیدا ہوئی تھیں، وہ چار سال کی تھیں اور اسکول جانے لگی تھیں اب، کنزیٰ نے ایف اے کیا تھا جب اس کی شادی ہو گئی تھی یوں بھی اسے پڑھنے کا شوق نہیں تھا، نمرہ کو پکانے اور کھانے کا بہت شوق تھا، بس اسی وجہ سے اس کا وزن چار سال میں بارہ تیرہ کلو بڑھ گیا تھا، انتالیس کے جی سے وہ باسٹھ کلو تک پہنچ گئی تھی، پانچ دو انچ قد تھا اس کا جب تک وزن نہیں بڑھا تھا، وہ دبلی پتلی سی نمرہ سبھی کو بھاتی تھی، گوری چٹی رنگت، دلکش نین نقش، دلنشین مسکان اور مدھر آواز، سیاہ سلکی گھنے لمبے بال، حسن و شباب اس پر ٹوٹ کر برساتا اگر وہ موٹی نہ ہوتی جاتی تو اس کی شادی بھی ہو گئی ہوتی اب تک، زاہدہ بیگم اور ارشد ملک اس کی خالہ خالو جو گوجرانوالہ میں رہا کرتے ہیں، ان کے دو بیٹے تھے بڑا بیٹا اسد ملک اور چھوٹا حارث ملک، بڑے بیٹے کی شادی چچا کی بیٹی نائلہ کے ساتھ ہو چکی تھی نائلہ دبلی پتلی فیش... ایبل لڑکی تھی گھر داری میں کمزور اور زبان دراز... میں تیز تھی جس سے اس کے شوہر سمیت سبھی ... تھے، زاہدہ بیگم کو تو شروع سے ہی خوش مز... خوبصورت، سلیقہ مند اور نکھری سی نمرہ فرقان ہی بہو کے روپ میں پسند تھی، حارث نے ...

For more visit (exponovels.com)

ایس کا امتحان پاس کرلیا تھا، وہ شاندار گریڈ میں کامیاب ہوا تھا، چار سال پہلے وہ بھی لاہور اپنے ماں باپ کے ساتھ شفٹ ہو گیا تھا اپنی تعلیم کی وجہ سے اس نے نمرہ کو بچپن کے بعد اب دیکھا تھا تو وہ موٹی ہی دکھائی دی تھی اسے اور ان چار سالوں میں دن بدن اسے موٹاپے کی طرف جاتے ہی دیکھا اور زاہدہ بیگم کو نمرہ کے موٹاپے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا لہٰذا وہ اسے حارث کی دلہن بنانے کی خواہش کا اظہار اپنی بہن عابدہ بیگم اور شوہر ارشد ملک کے سامنے بھی کر چکی تھیں، انہیں تو اعتراض نہ تھا، البتہ حارث گاہے بگاہے نمرہ کا مذاق اڑاتا رہتا تھا اس کے بڑھتے ہوئے وزن کی وجہ سے اس لئے زاہدہ بیگم کو فکر لاحق ہو گئی تھی کہ کہیں حارث نمرہ کے ساتھ شادی سے انکار ہی نہ کر دے۔

☆☆☆

''یہ تمہارے منہ پہ بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں؟'' نمرہ کی دوست عنبرین اتفاقاً اس سے ملنے کے لئے آئی تھی حارث اور کزنز کی باتیں سن لی تھیں جو وہ اسے سنا رہے تھے پھر بھی اس نے وجہ پوچھ لی اس سے۔

''بارہ نہیں ساڑھے بارہ بجے ہیں۔'' نمرہ نے منہ بنا کر کہا۔

''محاورہ تو بارہ بجنے کا ہے۔'' عنبرین نے یاد دلایا۔

''جب موڈ زیادہ خراب ہو تو ساڑھے بارہ ہی بجتے ہیں۔'' نمرہ بولی۔

''جس نے تمہارے منہ پہ ساڑھے بارہ بجائے ہیں تم بھی تو ان کے منہ پر بارہ بجا کر آ رہی ہو۔'' عنبرین مسکراتے ہوئے بولی، تو نمرہ سلگتے لہجے میں بولی۔

''ہاں تو کیا بے عزتی برداشت کرتی رہوں،

ذرا سا وزن ہی تو زیادہ ہے اور کیا کمی ہے مجھ میں؟''

''ہم نے کب کہا کمی ہے، زیادتی ہے وزن کی زیادتی، وزن کم ہو جائے تو......''

''تو کوئی اور نقص نکال لیں گے لوگوں کا کام ہی یہ ہے۔'' نمرہ نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

''اچھا ہے نا، لوگ ایک ایک کر کے تمہارے سارے نقص نکال دیں گے پھر تم بے عیب ہو جاؤ گی نا۔'' عنبرین نے کہا۔

''بے عیب تو صرف اللہ کی ذات ہے، انسان تو خطا کے پتلے اور خامیوں کے مجموعے ہیں۔'' نمرہ نے فوراً جواب دیا۔

''ہاں ٹھیک کہا، مگر غلط تو میں بھی نہیں کہہ رہی ہوں تم اپنا وزن کم کر لو تمہاری یہ ایک خامی ساری خوبیوں پر حاوی ہو گئی ہے، حالانکہ تم بہت اچھی باورچن میرا مطلب ہے کک ہو بلکہ ماہر شیف ہو، گھر کی سجاوٹ ڈریس ڈیزائننگ، سلائی وغیرہ میں ماہر ہو، میک اپ شاندار کرتی ہو، ہو بیوٹیشن ہو، نماز روزے کی پابند ہو، اچھا بولتی ہو ایم اے انگلش ہو وہ بھی اتنے شاندار مارکس اور گریڈ کے ساتھ، اتنے گنوں کے باوجود بھی اگر تمہاری شادی نہیں ہو رہی تو اس کی کوئی وجہ تو ہو گی نا؟ اور وہ وجہ ہے تمہارا موٹاپا، اور جانتی ہو موٹاپا کئی بیماریوں کی جڑ ہے سب سے پہلے تو اس نے تمہارا حسن ماند کر دیا ہے یاد ہے کتنی حور پری تھیں تم لڑکے تو لڑکے، کالج کی لڑکیاں بھی تم پر مرتی تھیں اور یہ موٹاپا، اولاد کی خوشی بھی موٹی عورتوں کو بہت دیر سے نصیب کرتا ہے کچھ کو تو یہ خوشی ملتی ہی نہیں ہے۔'' عنبرین انے اسے موٹاپے سے پیدا ہونے والے خطرات اور نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے ڈرا ہی دیا تھا۔

''بس کرو تم، اپنی ڈاکٹری اپنے پاس رکھو۔'' نمرہ چڑ کر بولی۔

''میں تو تمہیں حقیقت بتا رہی ہوں آگے تمہاری مرضی، شادی کے بعد اپنا گھر، شوہر، بچے ہر لڑکی کا خواب ہوتے ہیں، تمہاری شادی نہ ہوئی تو تم یونہی میکے میں بھائی بھابھی کے بچے پالتی رہنا اور بھابھی کی خدمت کرتی رہنا، ہاتھ کچھ بھی نہیں آنا الٹا وہ احسان جتلاتے رہیں گے کہ ہم نے اپنی بہن کو رکھا ہوا ہے اپنے ساتھ۔'' عنبرین نے مزید سمجھایا۔

''ایسے ہی احسان جتلائیں گے یہ میرے ماں باپ کا گھر ہے، اور ابھی میری ماں حیات ہیں ان کے جیتے جی مجھے کوئی ایسی بات کہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔'' نمرہ نے تنک کر کہا۔

''تم نے خود ہی کہہ دیا ان کے جیتے جی، انکل تو رہے نہیں، اللہ تمہاری ماں کو سلامت رکھے لیکن کب تک انسان کو اس تلخ حقیقت کو ماننا پڑتا ہے، قبول کرنا ہی ہوتا ہے جب تک تمہاری امی ہیں تم بے فکری سے اس گھر میں رہ سکتی ہو مگر خدانخواستہ اگر امی کو کچھ ہو گیا وہ نہ رہیں تب تم بھی کہیں کی نہیں رہو گی، اسی لئے سمجھا رہی ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے خود پر توجہ دو وزن کم کرو تاکہ اچھی جگہ شادی ہو تمہاری اور تم بھی ہنسی خوشی زندگی بسر کر سکو جیسے میں بسر کر رہی ہوں الحمدللہ۔'' عنبرین نے سنجیدگی سے کہا اس کی باتیں نمرہ کے دل کو لگی تھیں اور وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

☆☆☆

زاہدہ بیگم کو تو نمرہ اپنے گنوں، خوبیوں، صلاحیتوں کی وجہ سے اپنے موٹاپے سمیت بہت پسند تھی، وہ اپنی بڑی بہو کے ہاتھوں ویسے بھی بہت تنگ تھیں اور نمرہ کو اپنی بہو بنانے کے لئے بے تاب تھیں، حارث نے سنا تو ہتھے سے اکھڑ گیا۔

''امی! میں نمرہ سے ہرگز شادی نہیں کروں گا آپ کو میرے لئے وہ موٹی بھینس ہی پسند آئی ہے۔'' حارث غصے سے بولا۔

''شرم نہیں آتی اسے بھینس کہتے ہوئے۔'' زاہدہ بیگم نے ڈانٹا۔

''چلیں بھینس کالی یا بھوری ہوتی ہے آپ کی بھانجی گوری چٹی ہے تو گائے کہہ دیتا ہوں، گائے اور بکرے کا کیا میل؟'' حارث نے بدتمیزی سے جواب دیا۔

''حارث! کیا یہی تربیت کی ہے میں نے تمہاری کہ کسی کی بہن بیٹی کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرو تمیز نہیں ہے تمہیں۔'' زاہدہ بیگم نے غصے میں آتے ہوئے کہا تو وہ خجل سا ہو گیا۔

''سوری مگر مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔''

''کیوں نہیں کرنی، اپنی بھاوج کو دیکھ رہے ہو نا، کیسی سوکھی لکڑی جیسی ہے اور زبان گز بھر کی ہے اس کی، کام کی نہ کاج کی دشمن اناج کی، کھائے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح اس پہ تو یہ مثل صادق آتی ہے، بدسلیقہ اور پھوہڑ ہے ساتھ میں پڑھی لکھی جاہل بھی بات کرنے کی تو تمیز ہے نہیں اسے تمہاری ابو کی سگی بھتیجی ہے جبھی اس گھر میں ٹکی ہوئی ہے ابھی تک ورنہ جو اس کے لچھن ہیں ناں اسد تو کب کا تین بول کے اسے چلتا کرتا، وہ ہماری خاموشی اور برداشت کو اپنی جیت سمجھتی ہے، جانتی نہیں ہے کہ اسد کے لئے تو ابھی بھی کئی اچھے گھروں کی لڑکیوں کے رشتے موجود ہیں جو اسے دو بچوں کے ساتھ بھی خوشدلی سے قبول کرنے کو تیار ہیں، ظاہر ہے ماشاءاللہ میرا اسد ہے ہی اتنا حسین و جمیل اور قابل سلجھا ہوا انسان، اس کی بدقسمتی کہہ لو کے اسے بیوی بد

For more visit (exponovels.com)

زبان اور بدتمیز، بے پرواہ ملی ہے، خیر میرے بچے کا صبر ایک دن رنگ ضرور لائے گا، ایسی بیوی کو تو آخرت میں دوزخ کی آگ ملے گی کر لے یہاں جتنا عیش و آرام کرنا ہے اور جتنا تنگ کرنا ہے کر لے، اللہ کو بھی تو جواب دینا ہے نا ایک دن تب اس کی بولتی بند ہو جائے گی۔'' زاہدہ بیگم بولتی چلی گئیں اپنے کمرے سے باہر آئی ان کی بہو نائلہ نے ان کی ساری باتیں سن لی تھیں اور حیرت کی بات تھی کہ وہ پہلی بار لڑنے کے لئے نہیں آئی تھی بلکہ اپنے بارے میں ساس کی خیالات جان کر شرم سے پانی پانی ہو کر واپس اپنے کمرے میں لوٹ گئی تھی۔

☆☆☆

''دیکھ لو نمرہ، میں تمہاری بھابھی ہوں لیکن میں نے تمہیں کبھی تمہارے موٹاپے کے طعنے نہیں دیئے، جملے نہیں کسے تم پر کیونکہ مجھے پتا ہے کہ تم سارا دن گھر کے کام کرتی ہو مگر تمہاری بڑی اور سگی بہن جب بھی یہاں آتی ہے تمہارا مذاق اڑاتی رہتی ہے، بجائے اس کے کہ وہ تمہارے لئے کوئی اچھا رشتہ ڈھونڈ لائیں وہ تو تم میں عیب تلاش کرتی رہتی ہیں، تمہیں بد دل کرتی رہتی ہیں۔'' سیما بھابھی نے نمرہ کو گم صم بیٹھے دیکھا تو ان کے دل میں ہمدردی کا احساس جاگا اور وہ اس کے پاس آ کر سنجیدگی سے کہنے لگیں۔

''آپ ہی بتائیں نا میں کیا کروں بھابھی؟'' وہ روہانسی ہو کر بولی۔

''اپنا وزن کم کرو۔''

''کیسے؟''

''یہ تمہیں میں بتاؤں گی، جیسا کہوں ویسا کرنا ہوگا تمہیں پھر دیکھنا تم پہلے کی طرح سلم اسمارٹ ہو جاؤ گی اور تمہارے لئے رشتوں کی لائن لگ جائے گی۔'' سیما بھابھی نے مسکرا کر کہا۔

''میری ایسی قسمت کہاں بھابھی'' مایوسی سے بولی۔

''ارے تو قسمت بناؤ نا، بس آج ... ڈائیٹ پلان شروع۔'' سیما بھابھی بولیں۔

''مطلب؟'' نمرہ نے انہیں سوالیہ ... سے دیکھا۔

''اب تم مرغن کھانے، تلی ہوئی ... بالکل نہیں کھاؤ گی جب جب بھوک لگے ... گی، پانی خوب پیو گی، ناشتے میں دلیہ اور ... گی، گوشت کچھ عرصے کے لئے بالکل بند ... ہی دل چاہے تو ہفتے میں ایک دن کھا سکتی ...'' سیما بھابھی نے اس کا ڈائیٹ پلان بتایا۔

''اور اس دن میری پسند کا سالن ...'' نمرہ نے کہا۔

''ہاں ہاں ٹھیک ہے اور چاول بھی ... صرف دو بار بس۔'' سیما بھابھی مزید بولیں۔

''صرف دو بار۔'' نمرہ کا منہ بن گیا۔

''ہاں اور یہ جو تم ہر روز میٹھا بناتی ... ہونا یہ بھی بند، تمہارے بھائی اور بچوں ... سوئیٹ ڈش میں خود بنا لیا کروں گی اگر ... کھانے کا موڈ ہوا تو ورنہ میٹھا نہیں بنے گا۔'' ... بھابھی نے مزید ہدایات دیں۔

''اف سب کچھ بند ہو جائے گا تو ... سانس کیسے لوں گی؟'' نمرہ نے اپنا سر پکڑ کر ...

''فکر نہ کرو دل بند نہیں ہوگا اس لئے ... لیتی رہو گی انشاء اللہ۔'' سیما بھابھی نے ... کہا۔

''ٹھیک ہے بھابھی! میں آپ کی ہر ... مانوں گی۔''

''ویری گڈ اور ہاں کچھ عرصے کے ... جھاڑو پوچا بھی تم کرو گی اس سے تمہاری چربی جل جائے گی اور وزن بھی جلدی کم ہوگا۔'' سیما بھابھی مزید کہا۔

''اور کام والی ماسی کا وزن بڑھ جائے گا۔'' وہ منہ بسور کے بولی تو سیما بھابھی کو ہنسی آ گئی۔

''کام والی کو پندرہ دن کی چھٹی چاہئے چند روز میں اس کی بیٹی کی شادی ہے نا، جب وہ واپس آئے گی تو اسے کسی اور کام پہ لگا دوں گی مگر تم نے کچھ عرصے جھاڑو پوچا کرنا یہ بہترین ورزش ہے وزن کم کرنے کے لئے۔''

''ٹھیک ہے بھابھی! کام سے تو میں نہیں گھبراتی۔''

''میں جانتی ہوں، اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے آمین۔'' سیما بھابھی نے مسکراتے ہوئے اس کا گال تھپتھپا کر دل سے دعا دی اور نمرہ نے قدرے حیرانگی سے انہیں دیکھا تھا، سیما بھابھی، بھی اپنے موڈ کی تھیں، مہربان ہوتیں تو نمرہ پہ واری صدقے جاتیں، (شاید اس لئے کہ وہ ان کے بچوں کے کام بھاگ بھاگ کر لیا کرتی تھی) اور جب ان کا موڈ خراب ہو تو بیمار پڑی کو بھی نہ پوچھتیں، گھڑی میں بھوت، گھڑی میں اولیاء والی مثل صادق آئی تھی ان پر، جو بھی تھا اس وقت ان کی نیت بھی ٹھیک تھی اور نمرہ بھی ان کے اس احساس و خیال کرنے پر ان سے دل سے خوش تھی اور ان کی ہر ہدایت پر اس نے سختی سے عمل کرنا شروع کر دیا تھا، عابدہ بیگم کو بتا دیا تھا کہ وہ گلہ نہ کریں کہ نمرہ کو کھانا پینا کیوں بیماروں جیسا دیا جا رہا ہے، وجہ جان کر تو وہ بھی خوش ہو گئیں کہ ان کی بہو نے اچھا کرنے کی ٹھانی ہے اس میں ان کی بیٹی کا ہی فائدہ تھا۔

☆☆☆

زاہدہ بیگم اور ارشد ملک نے نمرہ کے گھر آ کر اس کی امی اور بھائی سے حارث کے لئے نمرہ کا رشتہ مانگا تو نمرہ تو حیرت کے سمندر میں غوطے کھانے لگی اور اسے حارث کی چند روز پہلے کہی گئی باتیں یاد آنے لگیں۔

''یہ جو تم دن بدن ائیر بیلون کی طرح پھولتی جا رہی ہو کہاں پھٹنے کا ارادہ ہے۔'' حارث نے اسے الگنی پر کپڑے پھیلاتے دیکھ کر کہا تو وہ احساس توہین میں جل کر بولی تھی۔

''شرم نہیں آتی آپ کو کسی لڑکی سے اس طرح بات کرتے ہوئے۔''

''لڑکی...... ہاہاہا...... تم کہاں سے لڑکی ہو پوری عورت لگتی ہو بلکہ بارہ من کی دھوبن لگتی ہو۔'' حارث کے الفاظ اور لہجہ تمسخرانہ تھا وہ برداشت کرتے ہوئے بولی۔

''چلیں میں عورت ہی سہی، عورت سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں سکھائی آپ کو کسی نے، کیا فائدہ اتنا پڑھنے اور ڈگریاں لینے کا، اپنے بڑوں کی تربیت پہ بھی پانی پھیر دیا آپ نے تو، افسوس صد افسو موٹے جسم والوں کا گزارہ ہو جاتا ہے حارث صاحب، مگر موٹی اور چھوٹی عقل والے ہمیشہ منہ کی کھایا کرتے ہیں یاد رکھیئے گا میری بات۔'' نمرہ اپنی بات مکمل کر کے اندر کمرے میں چلی گئی تھی اور حارث شرمندہ سا وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

نمرہ کے گھر والوں نے تو فوراً حارث کے رشتے کے لئے ہاں کر دی، کیونکہ زاہدہ بیگم نے کئی بار اپنی اس خواہش کا اظہار اپنی بڑی بہن عابدہ بیگم کے سامنے کیا تھا، عابدہ بیگم بھی نمرہ کی شادی کے لئے فکر مند تھیں لہٰذا جیسے ہی بہن بہنوئی نے باقاعدہ رشتے کی بات کی انہوں نے خوشی خوشی ہاں کر دی اور ان کے اصرار پر نکاح کی تاریخ دے دی، رخصتی چند ماہ بعد ہونا تھی حارث کی ٹریننگ ہونا تھی اس لئے اور ٹریننگ کے لئے

For more visit (exponovels.com)

اسے اسلام آباد جانا تھا، عابدہ بیگم اور عمران اللہ کو شادی کی تیاری کا وقت مل رہا تھا وہ سب بہت خوش تھے، سوائے نمرہ کے، نمرہ کو حارث اچھا لگتا تھا مگر جس طرح وہ اسے اس کے موٹاپے پر طنز و تمسخر کا نشانہ بنایا کرتا تھا وقتاً فوقتاً وہ اس سے بد دل ہو گئی تھی، وہ تو اسے پسند ہی نہیں کرتا پھر خالہ خالو اس کی مرضی کے بغیر کیسے یہ رشتہ طے کر سکتے ہیں؟ نمرہ کا دل و دماغ الجھن کا شکار ہو رہا تھا، اسے اپنا رشتہ طے پا جانے کی ذرا سی بھی خوشی نہیں ہو رہی تھی۔

''کیا بات ہے نمرہ تم خوش نہیں ہو؟'' سیما بھابھی نے اسے افسردہ دیکھ کر پوچھا۔

''بھابھی! آپ تو جانتی ہیں ناں کہ حارث مجھے موٹا ہونے کے طعنے دیتا ہے مذاق بھی اڑاتا ہے پھر اب کیسے راضی ہو گیا مجھ سے شادی کے لئے؟'' نمرہ نے دل کی بات شیئر کرتے ہوئے پوچھا۔

''خالہ خالو نے منا لیا ہو گا اچھی بات یہ ہے کہ تمہارا نکاح ہونے والا ہے تم ہنسی خوشی نکاح کراؤ اور حارث کے ٹریننگ سے واپس آنے تک اپنا وزن کم کر لو گی تو وہ بھی دل سے راضی ہو جائے گا مان جائے گا میرا یقین کرو۔'' سیما بھابھی نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

''میں حارث کے آنے تک سلم ہو جاؤں گی نا؟'' نمرہ نے آس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''انشاء اللہ ضرور ہو جاؤ گی، چلو اب مسکراؤ نند جی آپ کا نکاح طے پا گیا ہے آج۔'' سیما بھابھی نے شوخ لہجے میں کہا تو وہ پہلے تو شرمائی پھر ہنس پڑی۔

☆☆☆

''امی میں اگلے ہفتے جا رہا ہوں ٹریننگ کے لئے۔'' حارث نے زاہدہ بیگم کو اطلاع دی۔

''خیر سے جاؤ بیٹا اور خیر سے واپس ... جانے سے پہلے تمہیں نمرہ سے نکاح کر ...'' زاہدہ بیگم پیار سے بولیں۔

''اچھی زبردستی ہے مجھ سے پوچھے ... موٹی سے میرا رشتہ طے کر دیا۔'' حارث ... بولا۔

''نمرہ بہت اچھی لڑکی ہے اور ... تمہارا برا کیسے سوچ سکتی ہوں مجھے یقین ... کل کو تم میرے اس فیصلے پر رشک ... دعائیں دو گے مجھے۔''

''دعائیں تو میں آپ کو اب ... میری ماں۔'' حارث نے انہیں محبت ... ہوئے کہا۔

''بس تو پھر ماں کا کہا مان لو۔''

''ٹھیک ہے مگر نکاح نہیں، منگنی ... بولا۔

''منگنی کی بھی کوئی حیثیت ...''

''زبردستی کے نکاح کی بھی ... ہوتی ہے کیا؟'' حارث یہ کہہ کر وہاں ... زاہدہ بیگم فکر میں مبتلا ہو گئیں۔

☆☆☆

سب کی خوشی کو دیکھتے ہوئے ... سے نکاح کے لئے راضی ہونا پڑا ... پروقار تقریب میں دونوں کا نکاح ہو ... والے نمرہ کی قسمت پر رشک کر رہے ... اتنا قابل شریک سفر مل گیا تھا اور اس ... آڑے نہیں آیا تھا اتنے شاندار ر... لوگوں کی باتیں، رشتے داروں کی ... حارث اور نمرہ کی سماعتوں تک بھی ... دونوں کو ہی اپنے اپنے پوائنٹ آف ویو ... رہا تھا، رشتے داروں کے حسد و رشک ... جلے جملے ان کے احساسات بھی ...

... رہے تھے۔

''حارث بیٹا، تم نمرہ کو اپنی طرف سے نکاح کا تحفہ نہیں دو گے؟'' زاہدہ بیگم نے مہمانوں کے کھانا کھانے کے دوران اسے الگ تھلگ کھڑے دیکھ کر پاس آ کر کہا تو وہ جو پہلے ہی جل کڑھ رہا تھا بھنا کر بولا۔

''ہرگز نہیں۔''

''کیوں بیٹا؟''

''اس موٹی بھینس کا نکاح میرے ساتھ ہو گیا ہے یہ تحفہ کیا کم ہے اس کے لئے؟ مجھ سے اچھا تحفہ اسے ساری زندگی نہیں مل سکتا۔'' حارث نے بے دلی اور بدتمیزی سے کہا۔

''اور تمہیں بھی نمرہ سے اچھی شریک زندگی کوئی اور نہیں ملے گی۔'' زاہدہ بیگم انے یقین سے کہا۔

''بس رہنے دیں امی، آپ کی تو بھانجی ہے آپ کو تو اچھی لگے گی ہی۔'' حارث نے بیزاری سے جواب دیا۔

''دیکھو بیٹا، ماں کے کہنے پر اگر یہ نکاح کیا ہے نا تو دل سے اسے قبول بھی کرو اور اپنی نیکی کی بھی فرمانبرداری ضائع مت کرو، نمرہ اب تمہاری بیوی ہے منکوحہ ہے شریک زندگی ہے تمہاری اس کو نکاح کی مبارک باد تو دے دو کم از کم، محبت کے دو بول بولنے سے تمہارا کیا چلا جائے گا؟'' زاہدہ بیگم اسے سمجھا رہی تھیں۔

پردے کے پیچھے کھڑی نمرہ ان کی باتیں سن کر شرمندگی اور ہتک محسوس کر رہی تھی، جس شخص کے ساتھ اس کا نکاح کرایا گیا تھا وہ تو اس سے بیزار تھا، قطعاً ناپسند کرتا تھا اسے یہ احساس نمرہ کے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔

''میں اتنی موٹی بیوی سے اگر اظہار محبت کروں گا اس کی تعریف کروں گا تو وہ بے چاری تو خوشی سے پھول کر مزید کپا ہو جائے گی، سومو پہلوان بن جائے گی، جتنی موٹی وہ ہے نا، وہی برداشت کرنا مشکل ہے، مزید کی تو گنجائش ہی نہیں ہے۔'' حارث نے نفرت اور بیزاری سے پر لہجے میں انہیں جواب دیا اور اپنے بھائی کی طرف چلا گیا جو کھانے کے لئے اسے بلا رہا تھا۔

زاہدہ بیگم دل مسوس کر رہ گئیں، اور نمرہ فرقان کا تو جیسے دل ہی ٹوٹ گیا تھا، وہ الٹے پاؤں اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنے سراپے کو اپنے موٹاپے کو دیکھ رہی تھی جو اس کی ساری خوبیوں، صلاحیتوں اور اچھائیوں پر حاوی آ گیا تھا اور آج دل دکھ سے دوچار کر دیا تھا، دل افسردہ تھا دکھی تھا مگر اس نے پرعزم رہنے کا فیصلہ کرتے ہوئے دل میں حارث کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''تم دیکھنا حارث ملک، میں اپنی یہ خامی ختم کر دوں گی اپنا وزن کم کروں گی تمہیں حیران نہ کر دیا تو میرا نام بدل دینا۔'' اور پھر نمرہ نے اپنا وزن کم کرنے کے لئے ورزش شروع کر دی، گھر میں جھاڑو پوچا لگانے لگی، کھانے پینے کی اشیاء میں سیما بھابھی نے اسے منتخب چیزیں کھانے کے لئے ایک مینو چارٹ بنا کر دیا تھا اور وہ اپنی نگرانی میں اس پر نمرہ سے عمل بھی کروا رہی تھیں۔

حارث کو ٹریننگ پر گئے تین ماہ کی بجائے چار ماہ ہو گئے تھے اور فی الحال اس کے آنے کا کوئی امکان نہیں تھا، مزید دو تین ماہ لگ سکتے تھے اور یہ نمرہ کے لئے بہت اچھا ہو گیا تھا جہاں وہ اپنا وزن کم کرنے کے جتن کر رہی تھی وہیں اس کی شادی کی تیاریاں بھی جاری تھیں، اس کے وزن میں واضح کمی واقع ہوئی تھی سارے ملبوسات ڈھیلے ہو گئے تھے، نمرہ بہت خوش تھی کیونکہ اب وہ

سونے افراد کی فہرست سے نکل گئی تھی۔

☆☆☆

بانسٹھ کلو کی نمرہ اب بھاون کلو کی ہوگئی تھی، وزن کم کیا ہوا تھا نمرہ کا کھویا ہوا مہتابی گلابی الوہی حسن واپس لوٹ آیا تھا، جو بھی اسے دیکھتا خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو جاتا، زاہدہ خالہ تو اس کے اس رنگ روپ پر اس اور بھی صدقے واری جا رہی تھیں اور اب انہیں یقین تھا کہ حارث کسی صورت نمرہ کو نظر انداز نہیں کر سکے گا بلکہ اسے دیکھتے ہی دل و جان سے اس پہ فدا ہو جائے گا، حارث کو تقریباً چھ ماہ ہونے کو آئے تھے گئے ہوئے اور اس عرصے میں نمرہ کی شخصیت سرتاپا بدل چکی تھی، سیما بھابھی نے ایک دن اسے بیوٹی پارلر لے جا کر اس کا فیشل کرایا، پیڈی کیور، مینی کیور کے علاوہ اس کا ہیر اسٹائل بھی چینج کروا دیا، نئے ہیئر اسٹائل نے نمرہ کو مزید دلکش بنا دیا تھا وہ تو اپنے اس بدلے ہوئے روپ پر خود ہی بہت حیران تھی اور سیما بھابھی کی تہہ دل سے شکر گزار تھی جن کی توجہ احساس اور خلوص نے اسے آج یہ روپ لوٹایا تھا جو پہلے بھی کبھی تھا اس کا۔

"بھابھی یہ سب آپ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے میں آپ کا شکریہ کیسے ادا کر پاؤں گی۔" نمرہ نے سیما بھابھی کے ہاتھ تھام کر دل سے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں۔

"ادا تو کر سکتی ہو بھئی، ہمیشہ ایسے ہی سلم اسمارٹ رہ کر آئندہ اپنی ڈائیٹ اور اپنی فٹنس کا خیال رکھ کر تاکہ پھر سے کوئی تمہیں تمسخر کا نشانہ نہ بنائے۔"

"جی بھابھی، انشاء اللہ اب میں اپنی فٹنس کا خیال رکھوں گی اور آپ کو دعائیں دیا کروں گی۔"

"خوش رہو، تم نے بہت ضبط و صبر کا مظاہرہ کیا، محنت کی جبھی آج اتنا اچھا رزلٹ ملا اس صبر کا اور صبر کا پھل تو ہوتا ہی میٹھا دیکھنا حارث کیسے تمہارے آگے پیچھے پھرے" سیما بھابھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انشاء اللہ۔" وہ مسکرانے لگی۔

"اچھا سنو، حارث چند روز میں آ ہے کیوں نہ اس کو اس کی نظر اندازی پرواہی پر تھوڑا ستایا جائے۔" سیما بھابھی کر مسکراتے ہوئے بولیں۔

"کیا مطلب؟"

"بھئی خالہ کو تو ہم نے پہلے ہی منع ہے کہ وہ حارث کو یہ نہ بتائیں کہ نمرہ ا گئی ہے بس اسی کا فائدہ اٹھاتے ننددوں جی کو تھوڑا الو بنائیں گے، تمہیں پھپھو کی بیٹی ثمرہ بنا کر تعارف کرائیں ہے پھپھو تو دس سال سے امریکہ میں ہیں نے ان کی بیٹی ثمرہ کو دیکھا ہی نہیں ہوا، تم ثمرہ کی پیدائش ایک ہی دن ہوئی تھی شام بھی ملتے جلتے رکھے گئے، نمرہ اور حارث کو بیوقوف بنانا بڑا آسان ہے بھابھی نے تفصیل سے بتایا۔

"کہیں کوئی گڑبڑ ہو گئی تو؟" خدشوں میں گھر کر کہا۔

"کوئی گڑبڑ نہیں ہوتی اور تم نا اب ذرا اور خود کو کمتر سمجھنا چھوڑ دو، کوئی کمی نہیں ہے حسین و جمیل، سگھڑ سلیقہ مند، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو، اپنے اعتماد کو مضبوط رکھو، سر اٹھا کر نظر ملا ہے اب تمہیں سمجھ آئی۔" سیما بھابھی نے خلوص بھرے لہجے میں سمجھایا۔

"یس باس، فکر نہ کریں اب ایسا ہی" نمرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیٹس لائیک اے گڈ گرل۔" سیما بھا مسکراتے ہوئے بولیں تو وہ بھی مسکرا دی اور ان کا پلان سننے لگی۔

☆☆☆

"حارث بیٹا بس اب جلدی آ جاؤ میں نے تمہاری شادی کی ساری تیاری مکمل کر لی ہے۔" زاہدہ بیگم نے حارث کو فون کر کے خوشی خوشی بتایا۔

"نمرہ کے ساتھ شادی کی تیاری؟" اس کے لہجے میں بیزاری بھی کوفت بھرا سوال بھی تھا۔

"ظاہر ہے نمرہ منکوحہ ہے تمہاری تمہارے نکاح میں ہے اور اب تم نمرہ کو دیکھو گے نا تو حیران رہ جاؤ گے۔" زاہدہ بیگم بولیں۔

"کیا مطلب؟ کہیں وہ مزید موٹی حسین تو نہیں ہو گئی؟" حارث کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"ایسی ویسی۔" زاہدہ بیگم ہنسیں اصل حقیقت چھپا گئیں تاکہ اسے سرپرائز ملے خوشگوار سرپرائز۔

"او نو، امی آپ کو رحم نہیں آتا مجھ پر، آپ کا بیٹا اتنا قابل ڈیشنگ خوبرو اسسٹنٹ کمشنر بن گیا ہے اب اور آپ اس کی شادی ایک موٹی بھینس کے ساتھ کروا کے خوش ہو رہی ہیں حیرت ہے مجھے۔" حارث نے بددلی اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"خبردار، جو تو نے دوبارہ ایسی بات کہی تو، اتنا پڑھ لکھ کر اعلیٰ افسر بن کر بھی تم نے جاہلوں جیسی باتیں کرنی ہیں ناں تو بھاڑ میں لے جاؤ اپنی کمشنری اور اپنی پرسنالٹی۔" زاہدہ بیگم نے ایکدم سے غصے میں آتے ہوئے جواب دیا اور کھٹ سے فون بند کر دیا، وہ پکارتا رہ گیا۔

"امی اف مجھے قربان ہونا ہی پڑے گا امی کی خواہش پر اس شادی کے نام پر ورنہ نافرمانی اور جہالت کا میڈل ساری زندگی کے لئے میرے گلے میں لٹکا رہے گا، ٹھیک ہے امی کر لیں آپ اپنی مرضی، زندگی میں ہر چیز اپنی مرضی اور پسند کی تھوڑی ملتی ہے، کچھ چیزوں پر صبر کرنا پڑتا ہے کچھ رشتوں پر سمجھوتہ کرنا ہی پڑتا ہے اپنی نہ سہی، اپنوں کی خوشی کے لئے ہی سہی کچھ کڑوے گھونٹ بھرنا پڑتے ہیں، پینا پڑتے ہیں، ٹھیک ہے مس نمرہ فرقان تم بھی ایک سمجھوتہ، ایک ان چاہا رشتہ ایک کڑوا گھونٹ کی حیثیت سے میری زندگی میں مجھے قبول ہو۔" حارث نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا اور ایک گہرا سانس لبوں سے خارج کیا تھا۔

☆☆☆

حارث نے اپنے آنے کی تاریخ بتائی تھی اور زاہدہ بیگم ارشد ملک نے نمرہ کے گھر جا کر اس کی شادی کی تاریخ طے کر دی تھی، وہ بھی یکم جنوری نئے سال کے آغاز پر نئی زندگی کی شروعات کی دعائیں اور نیک تمنائیں دل میں لئے، حارث گھر آ گیا تھا، سب کے چہروں پر خوشی دیکھ کر وہ اپنے دل کی بے کلی اور ناپسندیدگی ظاہر نہ کر سکا، نمرہ کو مایوں بیٹھایا جانا تھا، حارث نے تو صاف انکار کر دیا خالہ کے گھر جانے سے رسم کرنے سے۔

"لو بھلا میرا وہاں کیا کام نمرہ کو بٹھائیں بند کمرے میں اس رسم میں لڑکے کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔" حارث نے چڑ کر کہا تو زاہدہ بیگم بولیں۔

"تمہیں ساتھ اس لئے لے جانا چاہ رہے ہیں تاکہ تم اپنی خالہ سے مل لو اتنے مہینے بعد آئے ہو انہیں سلام تو کر لو جا کر۔"

"شادی والے دن کر لوں گا سلام ابھی تو مجھے بخشیں آپ میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔" حارث بیزاری سے بولا۔

"آرام واپس آ کے کر لینا، ابھی ہمارے

For more visit (exponovels.com)

ساتھ چلو کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔'' ارشد ملک نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

''جی بہتر۔'' ابو کو وہ انکار نہیں کر سکتا تھا سو ان کے ساتھ چل پڑا۔

☆☆☆

نمرہ کے گھر پہنچتے ہی اس کا سامنا نمرہ کی کزنز اور سہیلیوں سے پڑ گیا، نمرہ ایک نئے روپ میں ثمرہ بن کر خود بھی ان میں شامل تھی، حارث نے اسے دیکھا تو حیرت کے سمندر میں غوطے لگانے لگا کیونکہ اس کی مشابہت نمرہ سے آ رہی تھی اور وہ تو یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ نمرہ کبھی سلم اسمارٹ ہو سکتی ہے۔

''تم...... کون ہو تم؟'' حارث نے پوچھ ہی لیا اس سے، سیما بھابھی بھی اس وقت وہاں آ گئیں۔

''آپ کی ہونے والی سالی آدھی گھر والی۔'' نمرہ (ثمرہ) نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا مطلب؟ نمرہ کی کنزئی کے علاوہ تو کوئی بہن نہیں تھی تم کہاں سے نکل آئیں؟'' حارث نے الجھن آمیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو سیما بھابھی کہنے لگیں۔

''یہ ثمرہ ہے نمرہ کی جڑواں بہن جسے نمرہ کی امریکہ والی پھپھو نے گود لے لیا تھا اب چونکہ ثمرہ کی بہن نمرہ کی شادی ہے تو ثمرہ امریکہ سے اپنی بہن کی شادی میں شرکت کے لئے آئی ہے امریکہ سے۔''

''اتنی دور سے آنے کی کیا ضرورت تھی انہیں، نمرہ کو بلوا لیا ہوتا کچھ وزن ہی کم ہو جاتا اس بہانے اس کا۔'' حارث نے طنزیہ لہجے میں کہا تو زاہدہ بیگم نے اسے گھورا۔

''حارث!''

''اچھا بھئی کچھ نہیں کہتا آپ کی بھا[...]'' وہ چڑ کر بولا۔

پھر وہ عابدہ بیگم سے اور عمران بھائی [...] کر واپس گھر چلا گیا، نمرہ کی مایوں کی رسم [...] دی گئی، اسے مایوں بٹھا دیا گیا، عابدہ بیگ[...] خوش تھیں، کنزئی بھی اس خوشی خوشی بہن کی [...] کی تقریبات میں شریک ہونے کے لئے [...] گئی تھی، وہ جو نمرہ پہ طنز و تنقید کے نشتر چلا[...] تھی، نمرہ کے اس بدلے روپ کو دیکھ کر ا[...] تعریفیں کرتی نہ تھکتی تھی اسے بہت حیرت [...] نمرہ نے یہ کیسے اپنا موٹاپا کم کر لیا تھا بلکہ [...] تھا۔

ادھر حارث جب سے ثمرہ جو در[...] ہی تھی اس سے مل کر آیا تھا سب سے [...] بارے میں سوچ رہا تھا اور نمرہ کو بیوی [...] میں دیکھنے کے خیال سے ہی غصے میں [...] اگر ثمرہ، نمرہ کی بہن تھی تو نمرہ بھی تو ا[...] سلم اسمارٹ ہو سکتی تھی مگر نہیں، وہ [...] ہونے کے ریکارڈ توڑنے میں لگی ہوئی [...]

''امی آپ کو اپنی دوسری بھانجی [...] اس کے ساتھ کروا دیتیں میرا نکاح۔'' ز[...] ناشتہ بنا رہی تھیں حارث کے لئے، تو حا[...] دل کی بات کو زبان دی۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟'' زاہدہ [...] اسے گھورا۔

''ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہوں، ثمرہ کو د[...] آپ نے کتنی حسین و جمیل، اپ ٹو ڈیٹ [...] چنچل اور اسمارٹ لڑکی ہے سیدھی دل [...] جانے والی متوجہ کرنے والی، ایک نمرہ [...] کا پہاڑ، ہر وقت منہ بسور کے بھا[...] ہے اس پر اسے اپنے موٹاپے پر کوئی ندا[...] شرمندگی کبھی نہیں ہوتی۔'' حارث نے [...]

[...]یں کہا تو زاہدہ بیگم نے تاسف بھری نظروں سے [...]سے دیکھا تھا۔

''ایک بات یاد رکھنا بیٹا، حسن اور خوبصورتی [...]ار دن کی چاندنی ہے، باقی رہ جانے والی چیز [...]ے اچھا اخلاق نیک اطوار، عورت نیک سلیقہ مند، [...]گھڑ اور گھر کو بنانے رشتوں کو نبھانے والی ہو تو [...]معمولی صورت والی بھی شوہر اور سسرال والوں [...]ے دلوں پر راج کرتی ہیں، ایک خامی کو کسی کی [...]وسرے خوبیوں پر فوقیت دینا سراسر حماقت ہے [...]ر حارث تم نے کبھی اپنے آپ پر غور کیا ہے تم [...]یں کتنی خامیاں ہیں، تم تمسخر اڑانا خوب جانتے [...]و، دوسروں پر طنز تنقید کرنے کی عادت کتنی بری [...]ے تمہارے اندر، حسن پرست ہونا بری بات نہیں [...]ے مگر صرف حسن کے پیچھے کسی انسان کی ساری [...]خوبیوں کو بالائے طاق رکھنا، نظر انداز کر دینا اس [...]ے میں [...]کی انسلٹ اور ہتک کرنا نہایت بری عادت اور [...]خصلت ہے جو اللہ کو سخت ناپسند ہے، اپنی زبان [...]اور رویے سے تم نے نمرہ کو کتنی بار دکھ دیا ہے، کیا [...]کبھی نمرہ نے ایسا دکھ دیا ہے تمہیں؟'' زاہدہ بیگم [...]نے سنجیدہ سپاٹ اور سوالیہ لہجے میں کہا۔

''یہ کیا کم دکھ ہے میرے لئے کے وہ پوری کی پوری میری زندگی میں داخل ہو رہی ہے بنا میری مرضی اور چاہ کے۔'' حارث نے نفرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''افسوس ہو رہا ہے مجھے آج کے میں نے کہاں کمی چھوڑ دی تمہاری تربیت میں؟ آج تمہیں ثمرہ اچھی لگ گئی ہے کل کو اس سے زیادہ حسین لڑکی پر نگاہ پڑ گئی تو تم اس پر ریجھ جانا یہی ہے تمہاری محبت؟ محبت اور شادی میں کسی ایک کا ہونا پڑتا ہے، یہ نہیں کے آج اور کل اور پرسوں کوئی اور اچھی لگ گئی۔'' زاہدہ بیگم نے تاسف زدہ نظروں سے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ خجالت سے سر کھجاتا ہوا اپنے کمرے میں چلا آیا۔

''کوئی بھی انسان پرفیکٹ نہیں ہوتا نمرہ بہت اچھی ہے محبت کرتی ہے مجھ سے بقول امی کے، تو میں اس ایک خامی پر ریجیکٹ کر کے اس کا امی اور خالہ کا دل توڑنے کا گناہ کیوں کر رہا ہوں، وہ میری محبت میں خود کو سلم بھی کر ہی سکتی ہے میرے کہنے پر شادی کے بعد میں اسے اپنے حساب سے سیٹ کر سکتا ہوں امی ٹھیک کہہ رہی تھیں خامیاں تو مجھ میں بھی ہیں۔'' وہ دل میں سوچ رہا تھا، آخر تھک کر کمرے سے باہر آیا اور زاہدہ بیگم کو بری کے جوڑے ٹانکتے دیکھ کر بولا۔

''امی شادی کس تاریخ کو ہے؟''

''پہلی جنوری کو ہے نئے سال کی پہلی تاریخ کو۔''

''ٹھیک ہے میں تیار ہوں اس شادی کے لئے۔''

''دل سے؟'' زاہدہ بیگم خوش ہو کر بولیں۔

''ہاں دل سے۔''

''جیتا رہ میرے لعل، اللہ تجھے ہمیشہ خوش رکھے گا نمرہ کے ساتھ مجھے یقین ہے تو نے ماں کا دل خوش کر دیا اللہ تیرا دل ہمیشہ خوش رکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ!'' زاہدہ بیگم انے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر ماتھا چوم کر دل سے دعا دی، حارث ان کے چہرے کی خوشی دیکھ کر دل سے مطمئن ہو گیا وہ جو اک بے کلی، ناپسندیدگی اور بیزاری کا جال سا بچھا ہوا تھا دل کے آس پاس وہ کٹ کر گر گیا تھا اور وہ اس وقت بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا خود کو۔

☆☆☆

مہندی کی رسم دونوں طرف علیحدہ علیحدہ ادا کی گئی تھی، نمرہ پر خوب روپ آیا تھا، زاہدہ بیگم کی بڑی بہو کو بھی ان کی باتیں سننے کے بعد اور ان کی

For more visit (exponovels.com)

اپنے بارے میں رائے جان کر وہ اپنی دل ہی دل میں بہت شرمندہ تھی اور اس وقت دیور کی شادی میں پوری ذمے داری سے ہر کام اور ہر فرض نبھاتی انہیں حیرت زدہ کیے دے رہی تھی، ان کے لئے یہی کافی تھا کہ بہو نائلہ اپنی ذمے داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ان میں دلچسپی لے رہی ہے، اب وہ دونوں بیٹوں کی طرف سے مطمئن ہوگئیں تھیں۔

''نمرہ! میں تمہاری مہندی کی تصویریں تمہارے دولہا میاں کو سینڈ کرنے لگی ہوں۔'' سیما بھابھی نے فنکشن کے بعد تمام مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد اس کے کمرے میں آ کر کہا۔

''وہ کس لئے بھابھی؟'' نمرہ نے تحیر آمیز نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ مسکراتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوئیں۔

''تا کہ وہ اپنی پرانی کہی گئی باتوں پر شرمندہ ہو اور تم سے ملنے کے لئے پاگل ہو جائے، کیسا فریفتہ ہوا جا رہا تھا ثمرہ پر جو کے دراصل تم ہی تھیں اور خالہ سے کہہ رہا تھا کہ ثمرہ جیسی لڑکی کیوں نہ ڈھونڈی میرے لئے؟ اب یہ تصویریں دیکھنے کے بعد جو شاک لگے گا نا مسٹر حارث ملک کو وہ ایٹم بم اڑانے سے کم نہیں ہوگا ہاہاہا۔''

''ہاں کہہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں ان کے تو وہم و گمان تک میں نہیں ہو گا کہ میں یوں سلم ہو سکتی ہوں، یہ بدلا ہوا روپ یہ لک، یہ میک ہر چیز نے مجھے تو نئی نئی شخصیت میں ڈھال دیا ہے۔'' نمرہ سبز اور گولڈن مہندی کے کامدار لباس میں مہندی سے سجے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی، وہ بہت دلکش بہت حسین دکھائی دے رہی تھی، جیسے کوئی حور زمین پر اتر آئی ہو۔

''وہی تو شرمندہ ہو جائے گا اپنے کہے پر اور ملنے کے لئے بے تاب بھی ہو گا رات کا... نہیں کٹے گی نئے سال کا سرپرائز گفٹ ہو گا حارث کے لئے، اسے یہ پکس، گر... کر دیں یہ تمہاری آج کے فنکشن کی پکس اسے واٹس ایپ۔'' سیما بھابھی نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تو وہ بھی دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھ کر مسکرا دی۔

☆☆☆

حارث سونے کے لئے لیٹا تھا ابھی آنکھیں موندی ہی تھیں کہ اس کے موبائل پر واٹس ایپ میسجز کی ٹون مسلسل بجنا شروع ہو گئی، اس نے سرہانے رکھا سیل فون اٹھایا اور لیٹے لیٹے ہی واٹس ایپ میسجز چیک کرنے لگا، نمرہ کی مہندی کی تقریب کی تصاویر تھیں ساری جن میں حارث کے گھر والے بھی نظر آ رہے تھے اور نمرہ مہندی کی دلہن کے روپ میں اس کے دل پر بجلیاں گرا گئی وہ یوں اٹھ کر بیٹھا تھا جیسے اسے زور کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

''یہ...... یہ تو ثمرہ ہے...... میری شادی تو نمرہ سے ہو رہی تھی پھر یہ سب کیا ہے؟ نمرہ میری منکوحہ ہے۔'' حارث خود کلامی کر رہا تھا اور ایک ایک کر کے ساری تصویریں دیکھ رہا تھا جو اسے سیما بھابھی کے موبائل نمبر سے موصول ہوئی تھیں، نمرہ کے کلوز اپس اتنے دلکش اور شاندار تھے کہ حارث کا دل نوخیز دوشیزہ کے دل کی طرح دھڑکنے لگا، نمرہ کو مہندی کی دلہن کے میک اپ میں پہچاننا یوں بھی مشکل ہو رہا تھا۔

''یہ حقیقت ہے یا مذاق؟'' حارث نے خود سے سوال کیا اور اپنی اس الجھن کو دور کرنے کے لئے اس نے سیما بھابھی کو کال کر لی، سیما بھابھی تو پہلے ہی اس کی کال کی منتظر تھیں اور نمرہ کے پاس ہی موجود تھیں حارث کی کال آئی تو انہوں نے دوسری بیل پر ہی کال ریسیو کرتے ہوئے پوچھا۔

''ہیلو نندوئی جی، کیسا لگا نئے سال کا سرپرائز گفٹ؟''

''سیما بھابھی، یہ سب کیا ہے؟''

''آج کی تقریب کی تصاویر ہیں اور کیا ہے؟''

''وہ تو ہیں مگر...... یہ ثمرہ ہے نا؟''

''تو آپ کے حواسوں پر ثمرہ چھائی ہوئی ہے بڑے افسوس کی بات ہے حارث بھائی۔'' سیما بھابھی نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے اس کی کلاس لیتے ہوئے کہا۔

''نن...... نہیں بھابھی! میں تو اس لئے پوچھ رہا تھا کہ آپ کی نند تو بارہ من کی دھوبن ہے اور یہ تصویروں والی دلہن تو سوئیٹ سکسٹین کی لگ رہی ہے میرا ایسا نصیب کہاں کے اتنی اسمارٹ سلم دلہن مجھے ملے۔'' حارث کا دل تو یہی سب کہنے کو چاہ رہا تھا مگر خود پہ جبر کرتے ہوئے بولا۔

''ایسی بات نہیں ہے بھابھی! آپ نے یقیناً ثمرہ اور نمرہ دونوں کی رسم حنا آج ہی کی ہو گی ثمرہ کی تصویریں مجھے سینڈ کر دیں حالانکہ آپ کو نمرہ کی تصویریں سینڈ کرنی چاہئیں تھیں بلکہ ان کی بھی ضرورت نہیں تھی۔''

''حارث تم لاکھ مروت دکھاؤ دل میں تو تمہیں نمرہ کا موٹاپا جلائے بلکہ کھائے جا رہا ہے ہے نا؟''

''ان باتوں کا فائدہ کیا ہے بھابھی! میں آپ کی نند کو دل سے دلہن بنا کر لے کر جاؤں گا اور اس رشتے کو نبھاؤں گا بھی اس کی خوبیوں پر اس کی ایک خامی کو نظر انداز کرنے کی پوری کوشش کروں گا فکر نہ کریں آپ میں اپنے کہے ہوئے لفظوں کی لاج ضرور رکھوں گا۔'' حارث نے ایکدم سے نہایت سنجیدہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے جواب دیا۔

''مجھے یقین ہے تمہاری بات پر، اب تم بھی میری ایک بات پر آنکھیں بند کر کے چاہے آنکھیں کھول کے یقین کر لو کہ یہ جو سلم اسمارٹ سی لڑکی ہے نا، یہ ثمرہ نہیں ہے بلکہ تمہاری ہونے والی دلہن نمرہ فرقان ہے جس نے صرف تمہاری خاطر چند ماہ میں اپنا دس کلو وزن کم کیا ہے۔'' سیما بھابھی نے مسکراتے ہوئے انکشاف کیا تو وہ مارے حیرت کے گنگ رہ گیا۔

''ہیلو کیا ہوا، لگ گیا نا شاک، بہت شاندار قسمت پائی ہے تم نے ماشاءاللہ زندگی میں ہر چیز بہترین حاصل ہو رہی ہے تمہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مت بھولنا۔'' سیما بھابھی نے اس کی طرف خاموشی چھا جانے پر کہا تو جیسے وہ حیرت کے سمندر سے باہر آ گیا۔

''جی بھابھی! شکر تو میں ابھی ادا کروں گا نوافل کے ساتھ، مجھے تو یقین نہیں آ رہا یہ نمرہ ہے۔''

''ہاں اور تمہاری ملاقات اس روز نمرہ سے ہی ہوئی تھی، ثمرہ پھپھو کی بیٹی ضرور ہے مگر وہ امریکہ میں ہی ہے پاکستان نہیں آئی اور نہ ہی وہ نمرہ کی بہن ہے، ہم نے تو تمہیں چیک کرنا تھا کہ تم اپنی دلہن کو پہچان پاتے ہو یا نہیں، تم تو بہت ہی نالائق نکلے، اپنی بیوی کی پہچان بھی نہیں ہے تمہیں، کبھی غور سے دیکھا ہی نہیں ہو گا۔'' سیما بھابھی نے ساری بات بتاتے ہوئے آخر میں اسے شرمندہ کرتے ہوئے کہا وہ خجل سا ہو گیا یہی سچ بھی تھا۔

''بھابھی! آپ نمرہ سے میری بات کرا دیں پلیز۔''

''ہرگز نہیں، تم نے نمرہ کا بہت دل دکھایا

For more visit (exponovels.com)

بے محض اس کے موٹاپے کی وجہ سے اب جو بھی بات کرنی ہے نا اسے رخصت کرا کے لے جاؤ پھر کرتے رہنا بیٹھ کے پاس، اور نیا سال مبارک ہو اتنا شاندار تحفہ دیا ہے تمہیں نمرہ نے نئے سال کا اب ہم دیکھیں گے کہ تم اسے نئے سال اور اس نئے رشتے کے آغاز پر کیا تحفہ دیتے ہو؟'' سیما بھابھی نے تیزی سے اس کی درخواست کو رد کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو بھابھی۔'' حارث نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

☆☆☆

بارات والے روز حارث کی خوشی اور تیاری دونوں دیدنی تھیں، سفید کرتا شلوار کھسے پہنے، سیاہ شیروانی زیب تن کیے وہ کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا، ماں باپ صدقے واری جا رہے تھے، صدقہ بھی اتارا تھا اس کا، ادھر وہ بارات لے کر اپنی دلہن کو رخصت کرانے شادی ہال پہنچا تو اس کا ہی نہیں پوری بارات کا بہت شاندار استقبال کیا گیا۔

نکاح چونکہ پہلے ہی ہو چکا تھا لہٰذا کسی کو کوئی ٹینشن نہیں تھی، دولہا دلہن کے الگ الگ فوٹو سیشن ہوئے مووی بنائی گئی، سرخ اور گولڈن بھاری کامدار عروسی لہنگے سوٹ میں عروسی طلائی زیورات پہنے، کلیوں پھولوں کے ہار سیاہ زلفوں میں سجائے، گجروں سے مہکتی حنائی ہاتھوں میں چوڑیاں، انگوٹھیاں پہنے، دلکش عروسی میک اپ کیے گولڈن نیل کی جوتی میں سفید پاؤں مقید کیے یہ زمینی حور نمرہ فرقان جو اب مسز نمرہ حارث بن چکی تھی، دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ کر رہی تھی، ہر کوئی اس کے حسن کے گن گا رہا تھا، خاندان کی وہ خواتین جو نمرہ کا موٹاپا دیکھ چکی تھیں اب اس کے متناسب بدن کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئیں تھیں، حارث کی بے تاب نگاہیں نمرہ کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہی تھیں، جب دولہا کو اندر خواتین والے ہال میں لے جانے کا کہا گیا تو اس کے من کی سوکھی کھیتی میں جیسے منوں پانی پڑ گیا ہو وہ جانے کے لئے خوشی خوشی اٹھ کھڑا ہوا، اسد ملک، نائلہ اور ان کی قریبی کزنز حارث کو لے کر زنانہ ہال پہنچیں، سامنے اسٹیج پر دلہن بنی نمرہ اسے حیرت مسرت و محبت کے جذبات سے مغلوب کر رہی تھی۔

وہ ایک ٹک بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا، مووی میکر نے اسے متوجہ کیا تو وہ اپنی بے اختیاری اور بے قراری پر خجل سا ہو کر مسکرا دیا۔

''کیوں بیٹا، مانتے ہو نا، اب میری بھانجی لاکھوں میں ایک ہے۔'' زاہدہ بیگم نے حارث کا بازو پکڑ کر کہا، ان کی نظر تو اپنے گھر کی نئی دلہن سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

''لاکھوں میں نہیں امی، کروڑوں میں ایک ہے۔'' حارث نے مسکراتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا تو سب کو ہنسی آ گئی، حارث نمرہ کے برابر اسٹیج پر بیٹھا دیا گیا، پھر سے فوٹو سیشن ہوا، شادی کی رسمیں ادا کی گئیں اور سالیوں کو منہ مانگا نیگ دیا گیا، نمرہ دل ہی دل میں حارث کے سنگ زندگی گزارنے کے خواب بنا کرتی تھی آج اس کا یہ خواب پورا ہو رہا تھا وہ بہت خوش تھی اور سب سے زیادہ خوش تو عابدہ بیگم تھیں جن کی زندگی میں ان کی چھوٹی بیٹی بھی بالآخر اپنے گھر کی ہو گئی تھی اور بہت اچھے جیون ساتھی کا ساتھ نصیب ہوا تھا اسے، دعاؤں، آنسوؤں اور قرآن پاک کے سایے تلے نمرہ کو اس کے شریک حیات حارث ملک کے ہمراہ رخصت کر دیا گیا۔

حجلہ عروسی میں دلہن بنی بیٹھی نمرہ اپنی قسمت پر حیران و شاداں تھی، جو بھی اس نے سوچا تھا وہ

ہو گیا تھا، ایک خواب تھا جو حقیقت خوبصورت حقیقت بن کے اس کی زندگی میں آ گیا تھا، چھا گیا تھا، اس کا دل شکر کے سجدے کرتا نہیں تھک رہا تھا۔

حارث کو اپنی دلہن کے کمرے میں آنے کے لئے بھی اپنی جیب خالی کروانا پڑی تھی، اسے روبرو ملاقات کے لئے مزید تاخیر اس کی آزمائش سے کم نہ ہوتی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے کہا۔

''تم تو مزے سے یہاں بیٹھی ہو اور میں تمہاری خاطر قدم قدم پر نوٹ نچھاور کرتا آ رہا ہوں۔'' حارث نے قیامت خیز حسن کی ملکہ اپنی دلہن نمرہ حارث کو چاہت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بے تکلفی سے کہا۔

''میں نے بھی تو آپ کی خاطر اپنا وزن کم کر لیا ہے کیا کچھ جتن کیے، کیا ترک کیا آپ کو کیا معلوم؟'' نمرہ نے اپنی گھنیری پلکیں اٹھا کر حارث کے وجیہہ سراپے پر ایک نگاہ ڈال کر کہا۔

''ہاں واقعی تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے آئی واز شاکڈ نمرہ، ثمرہ بن کے خوب الو بنایا تم نے مجھے اور میرا دل بھی جلایا، سچ کہوں میں نے تمہیں دل سے اپنی بیوی قبول کر لیا تھا میں بہت شرمندہ تھا اپنے کہے گئے الفاظ پر جو تمہارے لئے یقیناً دکھ کا سبب بنے ہوں گے، اس نئے سال کے آغاز پر اور زندگی کے نئے رشتے اور سفر کے آغاز پر میں تم سے اپنی ہر اس بات کے لئے معافی مانگتا ہوں۔'' یہ کہہ کر حارث نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

''یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟'' نمرہ نے بے کل ہو کر اس کے بندھے ہوئے ہاتھ پکڑ کر الگ کر دیئے۔

''معافی مانگ رہے ہیں معاف کر دو تا کہ ہم محبت کی بات شروع کر سکیں۔'' حارث شوخ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے شریر لہجے میں بولا۔

''جائیں معاف کیا۔'' وہ شرمیلے انداز میں مسکراتے ہوئے بولی۔

''جائیں نہیں کہتے میری بھولی بیگم، آئیں معاف کیا کہتے ہیں۔'' وہ شریر مسکراہٹ لبوں پر سجا کر بولا تو اسے ہنسی آ گئی۔

''یہ تمہاری رونمائی کا تحفہ ہے اس کی قیمت میری محبت سمجھو گی تو یہ بہت قیمتی محسوس ہو گا تمہیں ورنہ یہ بے قیمت ہے۔'' حارث نے اس کو محبت لٹاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ میرے لئے بہت قیمتی بہت انمول ہے، بہت شکریہ۔'' نمرہ نے بریسلٹ پر اپنی شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔

''زہے نصیب۔'' حارث نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر سر کو ذرا سا خم کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے آج احساس ہو رہا ہے کہ جب نیک نیتی اور خلوص دل سے کسی کا ساتھ قبول کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کیسے انسان کو سچی اور حقیقی خوشی سے ہمکنار کرتے ہیں، اپنے بڑوں کا اور اللہ کا فیصلہ قبول کرنے میں کتنی راحت اور مسرت ہے میں تمہیں پا کر یہ محسوس کر سکتا ہوں۔'' حارث نے ایمانداری سے کہا تو وہ روح تک سے سرشار اور شاد ہو گئی، وہ شخص جو کل تک اس سے بیزار تھا اس کا مذاق اڑایا کرتا تھا آج وہ اس کی محبت کا دم بھر رہا تھا، جس کے ساتھ اس نے مرتے دم تک اپنی زندگی بسر کرنا تھی۔

''میں بھی۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

''کیا میں بھی؟''

''کچھ نہیں۔''

''حالانکہ تم کہہ سکتی ہو کہ میں بھی آپ

For more visit (exponovels.com)

سے محبت کرتی ہوں۔" وہ شرارت بھرے لہجے میں بولا۔

"میں نے تو عمل سے ثابت کیا ہے حارث صاحب۔"

"ہاں اور عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی، تم میری زندگی ہو، میری جنت کی حور ہو جو مجھے زمین پر ہی مل گئی ہے الحمدللہ۔" حارث نے اس کے چمکتے دمکتے رخساروں کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا تو وہ حیاء سے نگاہیں جھکا کر مسکرانے لگی، حارث کو پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ نمرہ کتنی حسین و دلکش ہے ایک وزن کم کرنے سے اس کا چھپا ہوا حسن نمودار ہو گیا تھا۔

"یہ آپ کا تحفہ ہے آپ کو سالگرہ مبارک ہو۔" نمرہ نے اپنے پرس میں سے ایک خوبصورت ریپر میں پیک گفٹ اس کی جانب بڑھا دیا اور اسے ایک اور خوشگوار سرپرائز دے کر نہال کر دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے آج میرا جنم دن ہے؟" وہ گفٹ لیتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"مجھے کیسے معلوم نہیں ہوگا کے آج آپ برتھ ڈے یعنی جنم دن ہے؟" الٹا نمرہ نے ہی اس سے سوال کر لیا۔

"نمرہ!" حارث نے اسے بھنویں سکیڑ کر محبت سے دیکھا اور پھر ہنس کر گنگنا کر اسے وش کیا۔

"حارث ہیپی برتھ ڈے ٹو یو، آپ جئیں ہزاروں سال۔"

"تمہارے سنگ، تمہارے ساتھ۔"

"انشاءاللہ۔" نمرہ نے دل سے کہا۔

"ویسے اس میں ہے کیا؟" حارث نے گفٹ پیک کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"آپ کی فیورٹ خوشبو ہے۔" نمرہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس وقت تو تمہاری مسحور کن مہک اور خوشبو مجھے دیوانہ بنا رہی ہے اور میں اسی خوشبو کو سونگھنا محسوس کرنا چاہتا ہوں، اسے کل دیکھیں گے آج تو آپ کا دن ہے ہماری شب ہے نئے سال نئے رشتے جنم دن کے نئے برس کے آغاز پر میں عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ مخلص رہوں گا، ہم یہ رشتہ محبت اعتماد اور وفاداری کے ساتھ نبھائیں گے، نمرہ مجھے آخری سانس تک تم سنگ جینا ہے۔" حارث نے اپنی نئی نویلی الوہی حسن کی مالک دلہن کو اپنی بانہوں کے حلقے میں لے کر دل سے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو نمرہ بھی شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی۔

"مجھے بھی۔"

"کیا مجھے بھی۔" وہ شوخ ہو رہا تھا۔

"تم سنگ جینا ہے۔" نمرہ مسکراتے ہوئے بولی اور پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے، زندگی ان کے آس پاس سانس لے رہی تھی، جی رہی تھی، مسکرا رہی تھی۔

☆☆☆

اسفل سافلین

ساریہ چوہدری

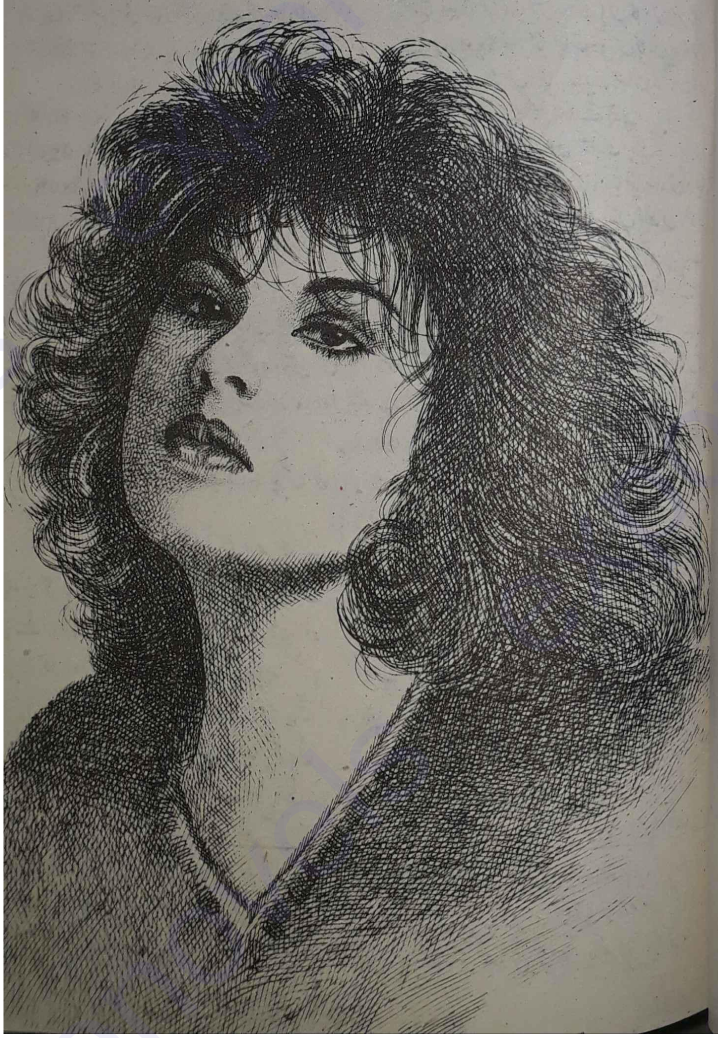

For more visit (exponovels.com)

For more visit (exponovels.com)